رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ — روزنامہ — فی پرچہ ۱/

یوم: جمعہ — ۱۷ رجب سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۹/۴۴ | ۱۱ امان ۱۳۳۴ ہش — ۱۱ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

نقرس کی تکلیف ابھی چل رہی ہے، عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۰ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لاہور سے مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے جو اطلاعات ارسال فرمائی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

لاہور ۹ مارچ بوقت ۸ بجے شب (بذریعہ تار) آج صبح حضور کو درد نقرس کی شکایت ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے لاہور جاتے ہوئے راستے میں کسی قدر تکلیف رہی ویسے سفر آرام سے گذرا۔ شام کو نقرس میں کچھ کمی ہوگئی۔ حضور کی عام حالت تسلی بخش ہے۔ ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب شام کو حضور کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ اور انہوں نے بائیں بازو کی کمزوری میں نمایاں فرق محسوس کیا۔

لاہور ۱۰ مارچ بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر (بذریعہ فون) رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ صبح عام طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ نقرس کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ آج صبح کمرے کے اندر حضور چند قدم سہارے کے ساتھ چلے۔ ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب نے حضور کا معائنہ کیا۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

روس کی طرف سے برما کو فنی امداد کی پیشکش

ماسکو میں مسٹر بلگانن سے برمی سفیر کی ملاقات

ماسکو ۱۰ مارچ۔ روس نے برما کو فنی امداد کی پیشکش کی ہے۔ کل روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے برمی سفیر مقیم ماسکو سے ایک ملاقات کے دوران اس پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو کو ان کا یہ پیغام پہنچا دیں۔ کہ عالمی کشیدگی دور کرنے کے لئے مسٹر اونو جو کوششیں کر رہے ہیں۔ میں انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ ان کی یہ کوششیں بار آور ثابت ہوں۔ مسٹر بلگانن نے مزید کہا۔ کہ انڈونیشیا میں جو ایشیائی افریقی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ وہ انتہائی اہم ہوگی۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ اس سے ایشیائی ممالک کی اقتصادی ترقی میں مدد ملے گی۔

دو روسی جاسوسوں کو پھانسی دی گئی

انقرہ ۱۰ مارچ۔ ترکی میں پچھلے دنوں جن دو روسی جاسوسوں کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ کل انہیں پھانسی دی گئی۔ یہ جاسوس ۱۹۵۳ء میں سرحد عبور کر کے ترکیہ میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے اہم فوجی مقامات کی تصویریں لی تھیں

یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے لیبیا مصر کی پوری امداد کریگا

بن غازی ۱۰ اکتوبر۔ لیبیا نے مصر کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ یہودیوں کی جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام کے سلسلے میں مصر کی امداد کرنے کو پوری طرح تیار ہے۔ کل لیبیا کی پارلیمنٹ نے غازہ کے قریب مصری چوکی پر اسرائیل کے حملے کے خلاف پر زور احتجاج کیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا۔ کہ امداد کی پیشکش کے سلسلے میں مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر کو ایک بحری تار بھیجا جائے۔

ہمدردی کا شکریہ

کراچی ۱۰ مارچ۔ کوئٹہ میں زلزلے کی وجہ سے دیہی علاقے کی عمارتوں کو جو شدید نقصان پہنچا ہے۔ پنڈت نہرو نے پچھلے دنوں اس پر ہمدردی کا پیغام بھیجا تھا۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنے جوابی پیغام میں اظہار ہمدردی پر پنڈت نہرو کا شکریہ ادا کیا ہے۔

نئے دفاعی سمجھوتے کو آخری شکل دینے کی کوشش

قاہرہ ۱۰ مارچ۔ اس ہفتے کے آخر میں یہاں عرب وزراء اعظم وزراء خارجہ اور چیفس آف اسٹاف کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ جن میں عربوں کے نئے دفاعی سمجھوتے کو آخری شکل دی جائے گی۔

برما کو کمیونسٹ چین کی طرف سے حملے کا کوئی خطرہ نہیں ہے (داوز)

بنکاک ۱۰ مارچ۔ برما کے وزیر اعظم نے جو آجکل تھائی لینڈ میں خیر سگالی کے دورے پر آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ برما کو کمیونسٹ چین کی طرف سے حملے کا کوئی خطرہ نہیں ہے گذشتہ شب ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا میں نہیں خیال کرتا کہ چین کے لیڈر جارحانہ عزائم رکھتے ہیں۔ البتہ انہیں یہ خطرہ ضرور ہے کہ فارموسا کو کبھی نہ کبھی

اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں لندن سے مبلغین کرام کی روانگی

احباب منزل مقصود تک بخیر و عافیت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کیلئے دعا کریں

لندن (بذریعہ تار) مکرم مولوی احمد خان صاحب امام مسجد لندن مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب اختر اور مکرم قاضی مبارک احمد صاحب مورخہ ۷ مارچ کو اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں بحری جہاز کے ذریعہ لندن سے سیرالیون روانہ ہوگئے ہیں۔ اسی طرح مورخہ ۹ مارچ کو مکرم مولوی نذیر احمد صاحب بشیر مع اہل و عیال اور مکرم محمد اسحاق صاحب ساقی گولڈ کوسٹ روانہ ہوئے ہیں۔ نیز انجینئر کیپٹن عبدالشکور صاحب کنزے مع اہل و عیال عازم امریکہ ہوئے ہیں ۔۔۔۔ احباب ان سب مبلغین کرام کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی اپنی منزل مقصود تک بخیریت پہنچائے اور اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں ان کی ساعی کو نمایاں کامیابی سے نوازے آمین۔

۴ چین خاص پر حملے کے لئے اڈے کے طور پر ضرور استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ برما میں کمیونسٹوں کے خلاف مہم کی کامیابی کے کیا امکانات ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں کمیونزم تو مذاق بن کر رہ گئے ہیں۔ کیونکہ وہاں کمیونسٹ مسئلے کا زور ٹوٹ چکا ہے۔

مبلغ سوئٹزرلینڈ شیخ ناصر احمد صاحب زیورچ واپس پہنچ گئے

زیورچ ۱۰ مارچ۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سوئٹزرلینڈ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مورخہ ۹ مارچ کو کراچی سے بخیر و عافیت زیورچ واپس پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ۸ مارچ کو وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز زیورچ روانہ ہوئے تھے۔ مقامی جماعت کے دوستوں اور ان کے اعزاء نے ہوائی اڈے پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کروا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۵ء

ملایا

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے اپنے ایشیائی دورہ میں جو بیانات مختلف جگہوں پر دیئے ہیں۔ ان میں آپ نے برطانیہ کی پالیسی یہ بتائی۔ کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔

اگرچہ آج برطانیہ کا دنیا پر وہ تسلط نہیں رہا۔ جو آج سے چالیس پچاس برس پہلے تھا جبکہ وہ تنہا ہی ساری دنیا پر چھایا ہوا تھا۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ برطانوی سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ مگر آج بھی برطانیہ دنیا کے ایک بہت وسیع رقبہ پر اثر و رسوخ رکھتا ہے اور کوئی عالمی یا بین الاقوامی معاملہ ایسا نہیں جس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق واسطہ نہ ہو۔

جنوب مشرقی ایشیا اور افریقہ میں تو وسیع علاقے ابھی براہ راست اس کے قبضہ میں ہیں۔ اس طرح اس کی پالیسی کا اثر یقیناً تمام دنیا پر پڑتا ہے۔ اس لئے اگر واقعی برطانیہ کی یہ پالیسی ہے۔ کہ دنیا میں امن قائم ہو اور وہ دل سے اس پر عمل کرے۔ تو ان علاقوں میں جہاں اس کی براہ راست دسترس ہے۔ وہ حقیقتاً بہت کچھ کر سکتا ہے

لیکن امن کے قیام کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ برطانیہ اپنی طاقت کے رعب سے اپنے مقبوضہ ممالک میں شورش نہ ہونے دے۔ دوسرے یہ کہ برطانیہ تمام ایسے ممالک کو خود مختار ہونے دے۔ اس کے متعلق مسٹر ایڈن نے کوالالمپور (ملایا) میں ایک بیان میں فرمایا ہے۔

"ایشیا میں برطانوی پالیسی کی اساس یہ ہے کہ یہاں جو کچھ بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں انہیں تسلیم کیا جائے۔ اور ساتھ ہی ایشیائی ملکوں کی اس خواہش کو بھی تسلیم کیا جائے۔ کہ وہ خود اپنے طریقے سے ترقی کریں"

آپ نے مزید کہا کہ

"حکومت برطانیہ کا مقصد یہ ہے کہ ایشیائی ملکوں کی مدد کی جائے۔ تاکہ وہ سکون اور حفاظت کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ اور انہیں بیرونی خطرہ کا بھی ڈر نہ رہے"

اگر برطانیہ کی واقعی یہی پالیسی ہے اور وہ اس پر دل سے عامل ہے۔ تو پھر وہ کم از کم اپنے اثر و رسوخ کے علاقہ میں امن قائم کر سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ایسا ہے تو برطانیہ نے ملایا پر کیوں قبضہ کیا ہوا ہے اور اس کو بھی برصغیر ہند کی طرح آزادی کیوں نہیں دی جاتی۔ حالانکہ جنوب مشرقی ایشیا کے تقریباً تمام ممالک آزاد ہو چکے ہیں اور صرف ملایا پر براہ راست برطانیہ کا قبضہ ہے مسٹر انتھونی ایڈن نے ملایا کے متعلق فرمایا ہے کہ

"برطانوی حکومت اس مشترکہ امید میں ملائی لیڈروں کی ہم خیال ہے۔ کہ خوشحال خود مختار اور متحدہ ملائی قوم کو دولت مشترکہ میں جگہ دی جائے۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے دہشت انگیزی ختم کی جائے"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ ملایا پر طاقت کے زور سے قابض ہے۔ اور بزور اس پر قابض رہنا چاہتا ہے۔ یہ امر برطانیہ کے نیک ارادوں کی نفی کرتا ہے۔ جس کو مسٹر ایڈن دہشت انگیزی فرماتے ہیں۔ اس کو مٹانے کا طریق اب طاقت نہیں بلکہ یہ ہے کہ ملایا کے لوگوں کی خواہشات کا پاس کیا جائے۔ اور اسے بھی آزاد کر کے اپنے طریق پر ترقی کرنے کا موقعہ دیا جائے ؛

اتحادِ ملک

جناب غلام حیدر صاحب اختر ایڈیٹر "ھمدم" کراچی اپنے ایک مضمون میں "اتحادِ ملک" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں۔

"اسلام اپنے حلقہ بگوشوں کو بار بار اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتا ہے۔ انہیں ایک ہی آنکھ سے دیکھنے ایک ہی کان سننے اور ایک ہی دل سے سوچنے کا حکم دیتا ہے۔ اور انہیں تنبیہ کرتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے اپنے اتفاق و اتحاد کو قائم نہ رکھا۔ تو ان کی یعنے مسلمانوں کی ہوا اکھڑ جائے گی اور وہ کہیں کے نہ رہیں گے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا"

(شہباز ۳ مارچ ۱۹۵۵ء)

ایک طرف تو اتحاد و اتفاق کے متعلق اسلام کی یہ زبردست تلقین ہے۔ اور دوسری طرف خود مسلمان کہلانے والے بعض "مقتدر" حضرات کی یہ روش کہ وہ اسلام کے نام پر ہی نفاق انگیزی کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس نام نہاد فرض کی ادائیگی میں وہ صرف افواہوں کا ہی سہارا نہیں لیتے۔ بلکہ خود افواہیں گھڑتے اور انہیں اخبارات کی مدد سے پھیلاتے ہیں تاکہ ان کا پرانا مشغلہ جاری رہے۔ اس قسم کے مہلک رجحانات کو رد کرنے کے لئے ایڈیٹر صاحب ہمدم کو اتحاد و اتفاق کی اہمیت واضح کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کاش ان کے یہ الفاظ صدا بصحرا ثابت نہ ہوں۔ بلکہ ہر خاص و عام کے دل میں اتر جائیں۔ تا نفاق پھیلانے والے اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اور ملکی اتحاد ہر طرح سے مامون و مصئون رہے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو مطلوب ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فوٹو ایسا ہے۔ جس میں حضور پورے جسم کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور ہاتھ میں ایک طرف کو جھکی ہوئی ایک چھڑی ہے۔ اور سر پر پگڑی ہے حضور کے ساتھ عزیزم مکرم میاں شریف احمد صاحب کھڑے ہیں۔ اور فوٹو میں ان کی عمر اس وقت قریباً سات آٹھ سال نظر آتی ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس اس فوٹو کی صاف اور اصل تصویر موجود ہو۔ تو چند دن کے لئے مجھے کسی معتبر ذریعہ سے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ انشاء اللہ اس کی نقل لینے کے بعد واپس بھجوا دیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تصویر بہت صاف ہے۔ اور اپنے اندر خاص روحانی اثر رکھتی ہے۔ اور پھر ہے بھی وہ پورے جسم کی۔ نہ کہ صرف چھاتی تک کا بسٹ (Bust) میرا خیال ہے کہ جہاں آئندہ کسی کتاب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھاپنی ضروری سمجھی جائے۔ تو چھاتی تک کی تصویر کی بجائے یہ تصویر چھاپنی زیادہ مفید ہوگی۔ فقط

(خاکسار ۔ مرزا بشیر احمد ۳۱۔۸۔۵۵)

احباب الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ

(۱) تمام آسودہ حال دوست الفضل کی خریداری قبول کریں۔

(۲) اللہ تعالےٰ جن کو توفیق دے۔ وہ دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

(۳) ہر جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور منگوایا جائے۔

(۴) جن جماعتوں میں کوئی بھی ایسے دوست نہیں جو خود پرچہ خرید سکیں وہ ملکر جماعتی طور پر خریدیں۔

(۵) اگر کوئی چھوٹی جماعت روزانہ پرچہ خرید نہیں سکتی۔ تو وہ کم از کم خطبہ نمبر ضرور خریدے۔

الحمد للہ کہ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعتوں میں الفضل کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے۔ جہاں الفضل نہ جاتا ہو ؛

(نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

"احیائے موتیٰ کا نمونہ"

قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب (المسیح الموعود)

از حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی مقیم قادیان

اس زمانہ کا ذکر ہے کہ میں بیمار ہو گیا اور باوجود باقاعدہ علاج معالجہ کے جو حضرت حکیم الامت جیسے حاذق اور بے نظیر ہمدرد خلائق شاہی طبیب پوری توجہ اور باقاعدگی سے کرتے رہے۔ بیماری بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھی کہ تپ دق بن گئی۔ اور پہلا درجہ طے کر کے دوسرے بلکہ تیسرے درجہ تک جا پہنچی اسی پر بس نہیں نوبت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ حضرت مولانا مولوی نور الدین اعظم جیسا باکمال اور کبھی نہ تھکنے اور مایوس ہونے والا انسان بھی گھبرا گیا۔ اور ایک روز تو برملا کھلی مجلس میں میری حالت کے متعلق ایسے الفاظ حضور کی زبان سے نکل گئے کہ مجھ سے تعلق رکھنے والے بعض دوست اسی مجلس میں چشم پُرآب ہو گئے۔ جن میں حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور ایک میرے عزیز دوست شیخ احمد دین صاحب ڈنگوی جو بعد میں میرے نسبتی بھائی ہوئے خاص طور سے مجھے یاد ہیں۔ وہ جب سے قادیان آئے میرے ساتھ رہتے۔ اور مجھ سے محبت رکھتے تھے اور اس بیماری میں انہوں نے میری ایسی بے لاگ اور مخلصانہ خدمت کی۔ جس کی یاد میرے دل سے نہ محو ہو سکتی ہے۔ نہ میں ان کے اس احسان و خدمت کا کوئی صلہ دے سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ان کو جزا دے۔ اور ان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالامال کرے۔ آمین

بعض اوقات میں دیکھتا اور محسوس کرتا کہ وہ علیحدگی میں کبھی مجھ سے آنکھ بچا کر رو بھی لیا کرتے۔ یا بعض دوسرے دوستوں سے جو میری عیادت کے لئے تشریف لاتے کچھ ایسے رنگ کی باتیں کرتے۔ جس سے مجھے ان باتوں کے معلوم کرنے کی ٹوہ ہوئی۔ اور آخر ایک روز بالکل تنہائی میں میں نے ان سے بات پوچھی۔ جسے گو انہوں نے آج بھی ہمیشہ کی طرح مجھ سے چھپانے کی ہی کوشش کی۔ مگر آخر میرے اصرار پر مجھے بتا دینے سے قبل خود زار و قطار رونے لگ گئے۔ اور بمشکل کئی دقتوں کے بعد سارا قصہ میری سمجھ میں آ سکا۔ جس کے سننے سے گو طبعاً مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ مگر میں نے فوراً عزیز کو سارا ماجرا خدا کے برگزیدہ مسیح کے حضور عرض کرنے کی تاکید کے ساتھ درخواست دعا کی غرض سے بھیج دیا۔ حضور نے بات سنکر افسوس کیا۔ اور فرمایا ہمیں پہلے اطلاع کیوں نہیں دی۔ اور ساتھ ہی دوائی بتا کر تسلی دی اور فرمایا کہ آپ فوراً اس دوائی کو شروع کر دیں اور حالت کی اطلاع جلد جلد دیتے رہیں۔ ہم دعا بھی کریں گے۔ وہ دوائی کیا تھی صبر۔ فرمایا صبر اور صَبر کا مادہ ایک ہی ہے۔ جس طرح صبر نہایت تلخ چیز ہے۔ اسی طرح صَبر بھی تلخ اور مشکل ہوتا ہے۔ مگر نتیجہ دونوں کا خدا کے فضل سے مفید بابرکت اور انجام بخیر ہے۔ اس دوائی کو مکھن یا بالائی میں لپیٹ کر صبح و شام کھایا کریں۔ اور ساتھ ہی مقدار بھی ایک خوراک کی الگ فرما کر بتا دی۔

میرا حال یہ تھا کہ میرا مکان الگ کر دیا گیا۔ میرے کھانے پینے کے برتن جدا کر دیئے گئے۔ اور میری عیادت کو آنے والوں کو میرے پاس زیادہ ٹھہرنے اور باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ حتےٰ کہ خود شیخ احمد دین صاحب کو بھی یہ تاکید تھی۔ کہ مجبوری اور ضرورت کے سوا زیادہ میرے قریب نہ رہیں۔ اور اس طرح مرض اور بیماری کے علاوہ ان حالات سے جو اثر میری طبیعت پر پڑنے لگا۔ وہ بہت ہی تکلیف دہ دل شکن اور روح فرسا تھا۔ اولاً تو مجھے علیحدہ مکان کے حصول ہی میں مشکلات کا سامنا ہوا۔ اور کوئی مکان اپنے حلقہ میں ایسا میسر نہ آیا۔ جس میں مصیبت کے یہ دن کاٹ سکتا دوسرے محلوں میں جا کر رہنا زندہ در گور ہونا اور موت کے خیال سے بھی بھاری تھا مگر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل ہوں محترمہ خاتون فضل النساء بیگم صاحبہ مرحومہ کی تربت و روح پر اور خداوند کریم ان کو اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے مجھ غریب و بیکس کے [illegible] رحم کھا کر اپنے اثر و رسوخ سے خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے مکانات میں سے ایک کوٹھڑی مہیا کر کے اس فکر اور تشویش سے نجات دلائی۔ جو اس وقت موجودہ صادق لائبریری کے صحن والی جگہ کے جنوب مغربی کونہ میں واقع تھی۔ اور اس کے غرب میں کوچہ اور کوچہ کے دوسری جانب سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا موجودہ باورچی خانہ والا کمرہ ہے۔ جنوبی جانب حضرت نواب صاحب قبلہ کے موجودہ بلند و بالا مکان کی حد واقع تھی۔ اور یہ حصے اس زمانہ میں بالکل ایک ویران چوگان کی شکل میں کھنڈر اور غیر آباد پڑے تھے۔

محترمہ خاتون جن کے احسان و فیاضی کا میں نے تذکرہ کیا ہے۔ وہ بھی رشتہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان اور مرزا نظام الدین صاحب کی ہمشیرہ تھیں اور ان کے مجھ پر اور بھی بہت سے احسانات ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان کو بہت بڑے انعامات سے نوازے آمین

دوائی حضور پرنور کی ہدایات کے مطابق کھانی شروع کر دی گئی۔ اور شاید ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ میری طبیعت سنبھلنے لگی مرض گھٹنے لگا۔ اور صحت ترقی کرنے لگی۔ اور ہوتے ہوتے حضور کی توجہات کریمانہ کی طفیل اللہ کریم نے ایسا فضل کیا۔ کہ ایک روز جب کہ حضور صبح کی سیر کے واسطے جانے لگے۔ میں نے دل کو مضبوط کیا۔ اور لاٹھی کے سہارے لرزتا اور کانپتا حضور کی زیارت کے لئے بستر مرگ ہی سے گویا اٹھ کر احمدیہ چوک کی طرف بڑھا۔ میں موجودہ صادق لائبریری کے ریڈنگ ہال والی جگہ سے کوچہ میں پہونچا۔ تو حضور پُرنور اس وقت حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین اعظمؓ کے مطب کے پاس تھے۔ میں چند ہی قدم بڑھا تھا۔ اتنے میں حضور بکرمی مفتی فضل الرحمٰن کے مطب کے پاس آ پہونچے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ حضور نے آواز پہچان کر جواب دیا۔ اور ایک نظر شفقت مجھ پر ڈالی۔ اور فرمایا

"میاں عبد الرحمٰن کیا حال ہے"

جواب میں بصد ادب میں نے عرض کیا اور حضور اتنے میں میرے قریب آ کر کھڑے ہو گئے۔

"حضور موت کے بعد ایک نئی زندگی ملی معلوم ہوتی ہے"۔

اس پر حضور نے فرمایا۔

"ٹھیک ہے کفر کا گوشت پوست تحلیل ہو جاتا ہے۔ اب سب خیر ہے۔ اب اسلامی گوشت پیدا ہوگا"۔

اور مسکراتے ہوئے محو خرام سیر کو تشریف لے گئے:

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ کہ سیدنا حضرت مولانا مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں دینی علوم میں ید طولےٰ عطا فرمایا تھا۔ اور وہ زمانہ میں ایک عالم بے بدل مانے ہوئے تھے۔ وہاں علم طب میں بھی ان کو کمال حاصل تھا۔ اور ان کی تشخیص و علاج کا زمانہ بھر میں سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ اور چونکہ وہ نہایت درجہ بے نفس بے ریا اور سچے خیرخواہ خلق واقع ہوئے تھے۔ اکثر خدا تعالیٰ خود ان کی الہام سے بھی مدد فرماتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ملک کے کناروں سے لوگ بیماروں خصوصاً لاعلاج بیماروں کو لے کر حضرت کی خدمت میں قادیان آیا کرتے تھے۔ اور اکثر ان میں سے معجزانہ رنگ میں شفایاب ہو کر واپس ہوا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب چونکہ روحانیت کے لحاظ سے بھی کمال کو پہونچے ہوئے تھے۔ کسی مرض کو لاعلاج کے نام سے یاد کرنا ناپسند فرماتے۔ اور خطرناک سے خطرناک مریضوں کے علاج سے بھی اکتایا نہ کرتے اور دوا و دعا دونوں رنگ میں پوری ہمدردی اور کوشش و توجہ سے بلا امتیاز غریب و امیر کا علاج فرماتے۔ حتےٰ کہ بعض لوگوں پر تو ان کی غربت و بے کسی کے باعث مفت دوائی کے علاوہ کھانے اور دیگر ضروریات کے واسطے بھی اپنی جیب سے خرچ کیا کرتے تھے۔ اور علاج و معالجہ میں کبھی تھکا نہ کرتے تھے:

ظاہر ہے کہ ایسے انسان کی زبان سے اگر کسی مریض کے متعلق ایسے الفاظ نکلیں جن کو سننے والے اس مریض پر چار آنسو بھی بہا دیں۔ نہ معمولی سمجھ یا کمزور دل گروہ کے انسان بلکہ حضرت قاضی امیر حسین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ جیسا جری اور باحوصلہ انسان بھی ان الفاظ سے متاثر اور ان کے نتیجہ و مفہوم سے مریض کے انجام کا خیال کر کے رو دے۔ تو اس مریض کی حالت اور مرض کی شدت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بیماری نے مجھ پر غلبہ پا لیا تھا۔ کہ صحت کی نسبت موت زیادہ قریب آ رہی تھی۔ اور خدا کا خانہ خالی چھوڑ کر اگر ظاہری حالات سے کوئی اندازہ کرنا اور کسی مریض کے متعلق فتوے دینا جائز ہو سکتا تھا۔ تو وہ یقیناً "میری موت کا فتوے تھا"

میں چارپائی سے اٹھ کر رفع حاجت تو درکنار پہلو بدلنے اور کروٹ دلاتی دیکھیں [illegible]

مختلف مقامات پر

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی صحت کاملہ کیلئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

ملتان

اجلاس زیر صدارت چوہدری عبدالرحمن امیر جماعت

مؤرخہ ۲۸ مارچ کو بعد نماز مغرب بروز جمعہ جماعت ملتان شہر اور جماعت ملتان چھاؤنی کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا گیا جس میں حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے اجتماعی دعا کی گئی۔

ملتان کی جماعتیں حضرت اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعاؤں اور صدقے دینے میں مشغول ہیں۔ خداوند کریم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالرحمن امیر جماعت احمدیہ ملتان

نوشہرہ چھاؤنی

مورخہ ۲۷ فروری کو تقریباً صبح ۹½ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کی خبر بذریعہ تار موصول ہوئی۔ اسی وقت تمام دوستوں کو اطلاع کر دی گئی۔ بعد نماز عصر تمام دوستوں نے مل کر حضرت اقدس کی درازیٔ عمر کے لئے اور صحت کاملہ کے لئے نہایت دردِ دل سے دعا کی اور صدقہ کی بھی تحریک کی گئی۔ چنانچہ -/۸۰ روپے جمع ہوئے اور اسی دن صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کے ہاتھ مرکز میں بھجوا دیئے گئے تاکہ یہ غرباء میں تقسیم کئے جا سکیں۔

عبدالستار خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

خوشاب

مؤرخہ ۲/۶/۵۵ کو جماعت احمدیہ خوشاب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کیلئے ایک بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔ جماعت نے حضور کی صحت یابی کے لئے دعا بھی کی۔ (مولوی) عبدالکریم

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب

واہ کیمپ

حضور ایدہ اللہ کی بیماری کی خبر پہنچتے ہی تمام احباب جماعت کو اطلاع دی گئی۔ انفرادی دعاؤں کے علاوہ بار بار پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں کی گئیں اور کی جا رہی ہیں۔ اور ایک گائے بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ بقیہ رقم بذریعہ منی آرڈر غرباء اور درویشان قادیان کیلئے ربوہ بھجوائی گئی۔ منور شفیع احمد منیر واقف زندگی واہ کیمپ ضلع کیمبل پور

کوٹ قیصرانی

۲۷ تاریخ کو حضور اقدس کی بیماری کی اطلاع ملی۔ فوراً تمام جماعت کو اطلاع دے کر اجتماعی اور انفرادی دعائیں کی گئیں۔ نیز منگروٹھ غربی تمنداری بستی بزدار شیر گڑھ میں اطلاع دی گئی۔ احباب نے رقم جمع کر کے دو دیگ چاول پکا کر غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ ابو احمد محمد مولوی فاضل کوٹ قیصرانی

کالا گجراں ضلع جہلم

اجتماعی دعا کی گئی اور متواتر دعائیں کی جا رہی ہیں۔ اور دو بکرے صدقہ دئیے گئے۔

(جماعت احمدیہ کالا گجراں)

لیّہ

فوری طور پر صدقہ کیلئے رقم جمع کی گئی۔ ایک بکرا صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا۔ اور باقی رقم امیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے غرباء میں تقسیم کی۔

چوہدری محمد اسحٰق جنرل سیکرٹری
خدام الاحمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ

دیناپور

حضرت فضل عمر امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر الفضل میں پڑھ کر تمام افراد جماعت کو اطلاع دی گئی۔ اور دعا کی تحریک کی گئی۔ افراد جماعت نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دردِ دل سے اجتماعی و انفرادی طور پر دعا کی۔ اور ایک دیگ پلاؤ کی غرباء میں تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ محمد منیر

قائد مجلس خدام الاحمدیہ دیناپور

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی

کی توجہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی دفعہ ۸۱۸ الف کی طرف خاص طور پر مبذول کرائی جاتی ہے جس میں تحریر ہے کہ کسی جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا خواہ وہ امیر ہو یا پریذیڈنٹ سیکرٹری ہو یا اور کوئی عہدہ دار جب تک کہ وہ بلحاظ اپنی عمر کے خدام یا مجلس انصاراللہ کا ممبر نہ ہو۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن میں ابھی تک مجلس انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہوئیں چہ جائیکہ ان جماعتوں کے عہدہ دار۔ مجلس خدام یا انصار کے ممبر ہوں۔

اب جبکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مرکزیہ خدام کی صدارت کے علاوہ مرکزیہ مجلس انصاراللہ کی صدارت بھی قبول فرمائی ہوئی ہے تا تنظیم انصار بھی مستحکم طور پر مضبوط ہو اس لئے ہر وہ جماعت جہاں پر ابھی تک مجلس انصاراللہ قائم نہیں ہیں۔ وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلی فرصت میں ایسے احمدی احباب کو جمع کر کے جن کی عمر ۴۰ سال یا اس سے زیادہ ہو اور انصار کی عمر میں داخل ہیں ان کی مجلس قائم کریں۔ اور انہی میں سے عہدہ داران انصار منتخب کئے جائیں۔ اگر تنظیم انصار کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے قواعد و ہدایات کی ضرورت ہو تو بہت جلد دفتر مرکزیہ انصاراللہ سے لکھ کر منگوائیں۔

ہر ایسی جماعت میں مجلس انصاراللہ قائم ہو سکتی ہے جہاں پر کم از کم تین رکن انصاراللہ کے ہوں۔ جہاں پر تین سے کم ہوں وہ اپنے نام براہ راست دفتر مرکزیہ انصاراللہ میں درج کرائیں۔ میں امید کرتا ہوں امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جگہ قیام مجالس انصاراللہ کی طرف جلد توجہ فرمائیں گے۔

نائب صدر مرکزیہ مجلس انصاراللہ ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں نیز برادرم رشید اسلم میٹرک کا امتحان دے رہا ہے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
عبدالوحید تبسم بی اے آنرز (سکنڈ ڈائیر) ۱۱۰ نیو ہوسٹل گورنمنٹ کالج لاہور

(۲) جملہ احباب میری دینی اور دنیاوی مشکلات دور ہونے۔ خادم دین بننے اور انجام بخیر کیلئے دعا فرمائیں۔ ایس ایم عبداللہ ہاکورا فارمیسی نذیر آباد

(۳) مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(۴) میرے تین بچے مختلف کلاسوں کا امتحان دے رہے ہیں اور میں بیمار ہوں۔ احباب بچوں کی کامیابی اور میری صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ناظر علی خاں سیکرٹری چک ۴۰ تھیم سکھوں والا ضلع لائلپور

(۵) میرے خلاف ایک کیس عرصہ چار سال سے چل رہا ہے۔ میں نے سیشن کورٹ میں اپیل دائر کی ہے بزرگان سلسلہ بریت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ سردار رحمت اللہ (ڈاکٹر) موضع صادق پور تحصیل خانپور

(۶) میری بیوی عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ڈاکٹر عبدالمنان ہجن سرگودھا

(۷) عزیز فضل الٰہی صوبیدار کو دو ماہ سے بہت تکلیف ہے ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز مرزا طاہر احمد بی اے کا۔ ملک عبدالمجید۔ محمد رمضان و محمد حنیف اور محمد افضل انٹرنس کا امتحان دے رہے ہیں ان سب کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ مرزا محمد حسین چٹھی مسیح تر گڑی ضلع گوجرانوالہ

(۸) میرا بڑا لڑکا عزیزی نفیس محمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز دوسرے بچے مختلف امتحانوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ خیر محمد احمدی دوکاندار ڈیرہ غازیخاں

(۹) میرے ابا جان شیخ نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے اور انہیں صحت کاملہ عطا کرے آمین۔ ناصرہ نسرین لاہور ۱۳ ٹمپل روڈ

(۱۰) میرے والد صاحب کے خلاف کیس کا فیصلہ ۷ مارچ کو ہونے والا ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ظہور الحق عباسی از ترناب فارم ضلع پشاور)

(۱۱) خاکسار کے ایک بھائی بی۔ ایس۔ سی کا اور دوسرے بھائی میڈیکل کالج کا امتحان علی الترتیب دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (۲) نیز خاکسار کا ایک چھوٹا بھائی میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی احباب سلسلہ سے درخواست ہے۔ (میاں غلام احمد [illegible])

(۱۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ اور برادر محمد اکرم کی صحت کچھ خراب رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار چوہدری محمد اشرف چیٹھہ موہن کے ضلع گوجرانوالہ)

(۱۳) میرا لڑکا عزیزم منیر احمد فرخ سیکنڈ ایئر کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (امینہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب لاہور)

(۱۴) میرا لڑکا عزیزم ضیاء الحق خان اور بھتیجی میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی اعلیٰ امتیاز کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(ضیاء الحق خان میر چھاؤنی)

(۱۵) میرا لڑکا محمد گلزار احمد امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نمایاں کامیابی عطا فرمادے۔
(محمد احمد خان ریٹائرڈ سپروائزر دگوگیاٹ)

(۱۶) میری دو ہمشیران میٹرک کا اور دستکاری فائینل کے امتحانات دے رہی ہیں۔ نیز میرا چھوٹا بھائی ساتویں کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کی دعا فرمادیں۔
(شیخ بشیر احمد از راولپنڈی)

(۱۷) میری بیوی قریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ اس کی کامل صحتیابی کے لئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
(غلام قادر قریشی سکندرآباد دکن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

از مکرم عبداللہ صاحب گیانی!

گذشتہ سے پیوستہ

زار روس کے اس جواب صاف سے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی آخری امید پر بھی پانی پھر گیا۔ اس دوران میں اس کے اور ہمدرد مددگار بھی آگے پیچھے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور وہ بالکل بے یار و مددگار رہ گیا۔ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی تحریر فرماتے ہیں:-

"سچ ہے قسمت ہر جگہ انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ جس اخبار نویس مہاراجہ کے دوست نے جو شہزادہ روس کا خاص الخاص دوست تھا وزیر روس کے ساتھ مہاراجہ کی ملاقات کرا دی تھی۔ اس نے وعدہ امداد کا بھی کیا تھا۔ لیکن بقضائے الٰہی وہ اخبار نویس اور وزیر ہر دو انہی ایام میں راہی ملک عدم ہو گئے۔ ادھر انہی ایام میں سردار ٹھاکر سنگھ سندھانوالیہ جو مہاراجہ کا سچا مددگار رفیق تھا۔ اور ان کے پیچھے معہ اپنے ہر سہ فرزندان و کنبہ کے پنجاب چھوڑ کر پانڈیچری علاقہ فرانس میں جا رہا تھا۔ گذر گیا۔ باقی اس چٹھی کے جواب نے جو مہاراجہ نے ملک فرانس سے چھپوا کر امداد کے خواہاں نیشنل خالصہ کی خدمت میں روانہ کی تھی۔ بالکل مہاراجہ کی کمر توڑ ڈالی۔ کیونکہ اس کا جواب مہاراجہ کی منشاء کے برخلاف تھا ادھر مہاراجہ کے چلے جانے کے بعد ان کا بڑا اڑکا وکٹر دلیپ سنگھ جو ایک فوج کا جنرل اور بہت لائق تھا۔ گذر گیا۔ اور مہارانی بھی ان کے ہجر میں گذر چکی تھی"

(تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۳۲۹)

دوستوں اور عزیزوں کی جدائی اور ہر کوشش میں ناکامی کا مہاراجہ دلیپ سنگھ کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اور اسکو اپنے ارادے کے پورا ہونے سے مایوسی ہو گئی اس کی ہمت نے اسکو جواب دیدیا۔ اور بالآخر تقدیر نے اس کو اسی امر پہ مجبور کر دیا جس کو وہ کئی بار پائے استغناد سے ٹھکرا چکا تھا۔ اس نے ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں معافی کی درخواست پیش کر دی۔ گیانی گیان سنگھ جی لکھتے ہیں:-

"ان وجوہات کے باعث نہایت کم حوصلہ ہو کر جب مہاراجہ نے دیکھا کہ سوائے ملکہ مہربان کے زیر سایہ رہنے کے اور کوئی دوسری صورت آرام اور چین سے زندگی بسر کرنے کی نہیں ہے۔ تو انہوں نے حضور قیصرؔ سے اپنے قصور کی معافی مانگ کر اپنے تمام قسم کے دعوے اور درخواستوں سے جو انہوں نے مدت سے اپنے جدی حقوق اور جائیداد کے واپس مانگنے کے لئے پارلیمنٹ میں دائر کر رکھے تھے۔ دست برداری کر لی جس پر حضور قیصرہ ہند نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کا قصور معاف کر دیا۔ اور اسکو پھر ولایت میں اسی اعزاز و احترام سے جو اس کا وہاں سابق میں ہوتا تھا۔ واپس بلا لیا"۔

تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۳۲۳

وہ مہاراجہ دلیپ سنگھ جو یہ اعلان کر کے انگلینڈ سے روانہ ہوا تھا۔ کہ میرا خدا مجھے کہہ رہا ہے کہ میں پنجاب جاؤں۔ اور وہاں سکونت اختیار کروں۔ اور میں خدا کے اس حکم کی تعمیل میں اپنے آبائی وطن کو جا رہا ہوں اور جب وہ عدن پر روکا جاتا ہے۔ اور اس کی بیوی اسے مشورہ دیتی ہے کہ ہمیں انگلینڈ واپس جا کر انگریزی حکومت کی پناہ میں اپنی بقیہ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ تو اسے یہ جواب دیتا ہے کہ:-

"خواہ کچھ بھی ہو۔ میں مروں۔ میرا مردہ خراب ہو۔ لیکن میں انگلینڈ واپس نہیں جاؤں گا..... نہیں جاؤں گا۔

(ترجمہ از جلا وطن مہاراجہ دلیپ سنگھ صفحہ ۹۶)

وہی دلیپ سنگھ آخر کار ملکہ وکٹوریہ سے معافی مانگ کر انگلینڈ آ جاتا ہے۔ اور کچھ دنوں قیام کر کے فرانس چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک سکھ مورخ لکھتے ہیں:-

"یعنی (مہاراجہ دلیپ سنگھ کو) ہر طرف سے مایوسی ہوتی۔ کوئی پیش نہ جاتی دیکھکر مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اپنے کئے پر پشیمانی ظاہر کی۔ اور ملکہ وکٹوریہ نے اسے معاف کر دیا۔ وہ انگلینڈ آ گیا۔ لیکن وہاں رہنے پر اس کا دل مطمئن نہ ہوا۔ فرانس میں اس نے ایک انگریز لڑکی لے ڈی۔ ویدرل سے دوسری شادی کی۔ لیکن اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔"

(ترجمہ از اینا سک لیکچر صفحہ ۴۴۹)

مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اپنی زندگی کے آخری دن فرانس کے ایک ہوٹل کا کمرہ کرایہ پر لے کر گذارے۔ اور ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو اپنی تمام حسرتیں دل میں لئے کہ اس دنیا سے اٹھ گیا۔ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ لکھتے ہیں:-

مہاراجہ کو ملکوں کی سیر کرنے کی عادت پڑ گئی تھی۔ اسلئے سیر کو گیا ہوا فرانس ملک کے ایک پیرس نام کے شہر کے ہوٹل میں اتنی زیادہ شراب پی کر سویا کہ پھر کروٹ نہ لی۔

۲۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو فوت ہو گیا۔ اور اس کی لاش لندن میں لا کر جہاں مقام محل البیڈٹن میں ان کی بڑی مہارانی مدفون تھی۔ دفن کی گئی۔ ایک پتھر ان کی یادگار میں بدیں مضمون کندہ کرا کر لگا دیا گیا۔

"دلیپ سنگھ مہاراجہ والئے لاہور جی۔ سی۔ ایس آئی سنہ ۱۸۳۸ء ستمبر ۱۸۳۸ء کو پیدا ہو کر پچپن سال ڈیڑھ ماہ زندہ رہ کر ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو بہشت نشینی حاصل کی۔

(تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۳۳۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کے پنجاب نہ آسکنے کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس کا ایک نمایاں اور واضح پہلو یہ بھی کہ مہاراجہ کو ارادہ سکونت پنجاب میں ناکام رہنے کے علاوہ ناکامیاں۔ تلخیاں اور اذیتیں بھی پیش آئیں گی۔ اور انجام بڑا حسرتناک اور عبرت خیز ہو گا۔ اس سلسلہ میں حضور کا یہ ارشاد قابل غور ہے:-

"دلیپ سنگھ کے پیش از وقوع اس (اللہ مرلی دھر) کو بتلایا گیا تھا کہ مجھے کشفی طور پر معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کا آنا اس کے لئے مقدر نہیں یا وہ مرے گا یا ذلت اور بے عزتی اٹھائے گا۔ اور مطلب سے ناکام رہے گا۔"

(شحنہ حق صفحہ ۵۴)

چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ دلیپ سنگھ کے تمام سہارے ایک ایک کر کے ختم ہو گئے اور آخر کار ایک غریب الوطن کی حیثیت میں اس دنیا سے اٹھ گیا۔ بقول ایک سکھ مورخ کے مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنی ان ناکامیوں کا اعتراف مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا تھا:-

"میں خود ایک ہارا ہوا جواریا جا رہا ہوں۔ تمام زندگی کٹی۔ اچھے جیون داؤ لگائے۔ مگر ہار ہی ہار میری قسمت میں لکھی تھی.... تمام زندگی میں کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اپنے بھی بیگانے بنتے رہے"

ترجمہ از جلا وطن مہاراجہ دلیپ سنگھ صفحہ ۱۳۱

(باقی)

ضروری اعلان

مولوی میر ولی صاحب ہزاروی نظارت دعوت و تبلیغ کے ماتحت بطور دیہاتی مبلغ کچھ عرصہ کام کرتے رہے ہیں۔ مگر ان کے خلاف بعض بد معاملگی کی شکایات موصول ہونے پر نظارت ہذا نے ان کو فارغ کر دیا تھا۔ ان کے متعلق اسی قسم کی شکایات سننے میں آ رہی ہیں۔ لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی دوست ان سے کسی قسم کا لین دین کریں تو اپنی ذمہ داری پر کریں۔ نظارت ہذا کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو گا

شکریہ احباب

قبلہ والد صاحب مرحوم کی وفات پر بہت سے بزرگوں اور احباب کی جانب سے تعزیت کے پیغام موصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے عطا فرمائے۔ یہ عاجز ان سب بزرگوں اور احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور ان سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار (میجر) شمیم احمد، کراچی)

مرض اور اس کا علاج

نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ عالم اسلام کو خارجی قوتوں سے کبھی اتنا نقصان نہیں پہنچا۔ جتنا داخلی قوتوں سے۔ اس وقت دنیائے اسلام میں تین قسم کی قوتیں نظر آتی ہیں۔ ایک وہ مغربی تعلیم یافتہ مسلمان جن کا طرز عمل اسلام کے بارہ میں معذرت خواہانہ ہے۔ دوسرے نیشنلزم اور سیکولرازم کے حامی۔ اور تیسرے احیائے اسلام کے علمبردار

اگرچہ یہ گروہ ایک دوسرے سے مختلف بلکہ بعض صورتوں میں متصادم لائحہ عمل رکھتے ہیں۔ لیکن ایک بات میں یہ تینوں ہم زبان ہیں۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں کی تمام موجودہ خرابیوں کا باعث قدامت پسند علماء یا ملا ہیں۔ میری ناچیز رائے میں معذرت خواہوں کا گروہ ایک صرف شدہ قوت ہے۔ یہ گروہ یورپ کے سیاسی معاشی اور تہذیبی تفوق کے دور میں وجود میں آیا تھا۔ ان دنوں مسلمان ان تینوں میدانوں میں یورپی اقوام سے بہت پیچھے بلکہ ہر جگہ سیاسی اور معاشی لحاظ سے ان کے محکوم تھے۔ عام مسلمان یورپی تفوق سے گھبرا کر اپنے آپ میں دبک گیا تھا۔ علماء حضرات نے اسی احساس کمتری کے زیر اثر یورپی دوا تک کے مقاطعہ کے فتوے دیدیئے۔ اس وقت اگر کوئی گروہ اسلام کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں اترا۔ تو وہ یہی مغربی تعلیم یافتہ یا مغرب سے متاثر حضرات تھے۔ جنہیں مسٹر گب اور بعض دیگر حضرات معذرت خواہوں کے نام سے پکارتے ہیں۔ ع

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار

ان لوگوں نے اپنے علم اور اپنی بساط کے مطابق یہ ثابت کرنے میں دن رات ایک کردیا کہ یورپی تہذیب اور یورپی علوم کی تمام اچھی باتیں اسلام کے اندر پہلے سے موجود ہیں۔ اس لئے یورپ کی اس تابناکی سے گھبرا کر اپنے اقتصادی اور تہذیبی ورثے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں۔ مختصراً ان حضرات کا طرز عمل یہ تھا کہ ع

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

ان حضرات نے اس دور میں جب یورپ ہر میدان میں فاتحانہ یلغار سے آگے بڑھتا چلا آرہا تھا۔ دنیائے اسلام کے دفاع کا بیڑا اٹھایا۔ اور حق یہ ہے۔ کہ انہوں نے اس کا حق ادا کردیا۔ یہ درست ہے۔ کہ بعض امور میں وہ حد اعتدال سے تجاوز کر گئے۔ لیکن ان کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں نیچری یا میٹنزم کے بانی کہہ کر بدنام کرنے کی کوشش نہ صرف حقائق سے چشم پوشی کے مترادف ہے۔ بلکہ احسان ناشناسی بھی ہے۔

دوسری قوتیں

لیکن اب چونکہ دنیائے اسلام دفاعی دور سے گزر چکی ہے۔ اور کاروانِ اسلام دوبارہ آگے بڑھنے کے لئے سامان باندھ رہا ہے۔ اس لئے اب معذرت خواہوں کا یہ گروہ بھی اپنا کام سرانجام دینے کے بعد ختم ہو رہا ہے۔ اور اس کی جگہ دوسری قوتیں لے رہی ہیں۔ مسٹر گب کے خیال کے مطابق یہ قوتیں دو ہیں۔ ایک نیشنلزم کے حامی اور دوسرے احیائے اسلام کے علمبردار۔ نیشنلزم اور سیکولرازم کے حضرات شاید نیک نیتی سے سمجھتے ہوں۔ کہ مسلم ممالک کی موجودہ خرابیوں سے نجات حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ مذہب کو سیاست سے جدا کر دیا جائے۔ اور وطنیت پر زور دیا جائے۔ اور ممکن ہے وقتی طور پر ایسے اقدام سے کچھ فائدہ بھی ہو جائے۔ لیکن کس قیمت پر؟ مسٹر گب باوجود یورپین اور عیسائی ہونے کے یہ کہتے ہیں کہ نیشنلزم کے حامی مسلمان اپنے سچے خدا کے ساتھ ایک اور جھوٹے خدا کو لا بٹھانے کے خواہاں ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ یہی شرک ہے۔ جس کے متعلق قرآن کا فیصلہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور جس جرم کو چاہیں گے معاف فرما دیں گے۔ مگر شرک کو کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ ویسے بھی دنیائے اسلام کو یورپ کے نیشنلزم اور سیکولرازم کے تجربے سے سبق حاصل کرنا چاہیئے

لیکن نیشنلزم اور سیکولرازم کے رجحان کو تقویت دینے کی ذمہ داری کسی حد تک ان جماعتوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جنہیں مسٹر گب احیائے اسلام کے علمبردار کہتے ہیں۔ یعنی وہ جماعتیں جو زبردستی اسلامی حکومت اور اپنی مرضی کی اسلامی حکومت قائم کرنے کے خواہشمند ہیں۔ بقول مسٹر گب اس گروہ کی بدقسمتی ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نہ صرف لوگوں کے ذہنوں اور ارادوں کو قوت سے زیر کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ سچائی کو بھی نوک شمشیر پھیلایا جاسکتا ہے۔ مسٹر گب اس رجحان کو نیشنلزم سے زیادہ خطرناک سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک نیشنلزم یا احیائے اسلام کی کامیابی کا دارومدار کسی حد تک دنیائے اسلام کے یورپی ممالک سے تعلقات پر ہے۔ یعنی اگر اسلامی ممالک کے تعلقات مغربی جمہوریتوں سے اچھے ہوئے۔ تو وہ نیشنلزم کی طرف جھک جائیں گے۔ اور اگر یہ تعلقات خراب ہوئے۔ تو یہاں احیائے اسلام کی تحریک زور پکڑ جائیگی۔ لیکن ایک تیسرا امکان بھی ہے۔ وہ یہ کہ اگر دنیا میں اور بالخصوص دنیائے اسلام میں کچھ دیر امن قائم رہا۔ اور مسلم عوام کو آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا موقعہ مل گیا۔ تو عین ممکن ہے وہ تہذیبی ابتداء دوبارہ ابھر آئی۔ جن کا اسلام شروع ہی سے حامی رہا ہے۔ اس صورت میں مسلم مفکرین ایسے تریاق تیار کرسکیں گے۔ جو یورپ کے پھیلائے ہوئے زہروں کا علاج کرلیں۔ لیکن کیا یہ تریاق نیشنلزم کے حامی یا احیائے اسلام کے علمبردار حضرات تیار کریں گے؟ مسٹر گب کا خیال ہے کہ اسلام کے مستقبل کا دارومدار اب بھی انہی چیزوں پر ہے۔ جن پر ماضی میں رہ چکا ہے۔ یعنی قدامت پسند علماء کی دوراندیشی اور ان کا نئی پیدا ہونے والی الجھنوں کو مثبت عقائد کے ذریعہ سلجھانے کا ملکہ۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے۔ جب اسلام یہ ظاہر کرے۔ کہ اس میں ایسا تریاق تیار کرنے کے لئے قوت اور توانائی موجود ہے۔ اور اس تریاق کو خود اپنے وسائل سے تیار کرے۔ مغربی فکر کے تعمیری عناصر سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ لیکن مغرب کی تخریبی رومانیت کو چھوڑنا ہوگا۔ کیونکہ یہ چیز پہلے ہی اسلام کے لئے کافی نقصان کا موجب ہو چکی ہے۔

طالب علمانہ انکسار

بے شک قدامت پسند علماء یہ کام کرسکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا کیا علاج کہ وہ دورِ حاضر کے انداز فکر سے بالکل اجنبی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دلائل خواہ وہ اپنی جگہ کتنے صحیح ہوں۔ دوسروں کو متاثر کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ جب تک یہ حضرات رسوم پرستی اور غرورِ اقتدار کو چھوڑ کر طالب علمانہ انکسار سے علوم جدید کا مطالعہ نہیں کریں گے۔ وہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں کرسکیں گے۔

جو لوگ قدیم اسلام کو بے جان کہتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ کیا وہ مذہب بے جان ہوسکتا ہے۔ جو کروڑوں انسانوں کے دلوں ذہنوں اور ضمیروں کو متاثر کرتا ہو۔ اور ان کے لئے ایسا معیار مہیا کرتا ہو۔ جس کے مطابق وہ دیانتدارانہ۔ شریفانہ اور خدا ترسانہ زندگی بسر کرسکتے ہوں۔ اسلام بے جان نہیں۔ البتہ اس کی قدیم ضابطہ سازی بے جان ہو چکی ہے۔ بالفاظ دیگر اس وقت اسلام کے عملی مطالبات اور عقلی تاثر میں بُعد پیدا ہو چکا ہے۔ اور اگر اس بُعد کو جلدی پاٹنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو اس سے دنیائے اسلام میں اور زیادہ انتشار پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ ابھی تک اس بُعد کا اثر صرف تعلیم یافتہ طبقے پر ہے۔ لیکن آخر اس نے عوام تک پہنچنا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس انتشار کے عوام تک پہنچنے سے پہلے اسلامی تعلیمات کی از سر نو ضابطہ سازی کا کام شروع کردیا جائے۔ ہمارے لئے اہم نقطہ یہ ہے۔ کہ ماضی میں اسلام نے دینیات کے ذریعہ اور دینیات ہی میں سائنسی طریقوں اور سائنسی اسلوب ہائے فکر سے سمجھوتہ کیا تھا۔ جس سے اسلامی فکر النفس اور آفاق کے مسائل میں رومانوی یعنی خالصتہً وجدانی اور تخیلی انداز اختیار کرنے کے خطرے سے بچا رہا۔ لیکن اس مرحلہ پر پہنچ کر قدیم دینی فکر کی ترقی رک گئی۔ اور اس میں جمود کا دور شروع ہو گیا۔ اس جمود کا علاج مسلم مفکرین کے بس میں تھا۔ بشرطیکہ وہ اس کی اہمیت کو کما حقہ محسوس کرتے۔ یہ علاج مؤرخانہ طریق اور تاریخی اندازِ فکر اختیار کرنے میں پنہاں تھا۔ مگر اس طرف کوئی توجہ نہ دی گئی۔

اگر مسلم مفکرین یہ قدم اٹھانے سے قاصر رہے۔ تو اس کا باعث یہ نہ تھا۔ کہ قرون وسطیٰ کے مسلمان مورخانہ طریق سے آگاہ نہ تھے۔ بلکہ اس کے برعکس شروع ہی میں عرب وقائع نگار معقول تنقید کے بعض اصولوں کا استعمال شروع کر دیا تھا۔ یہ اصول انہوں نے ان طریقوں سے حاصل کئے تھے۔ جو علمائے دین نے احادیث نبوی کے سلسلہ میں وضع کئے تھے۔ تیسری اور چوتھی صدی ہجری تک ذہنی ضبط اور تاریخی طریق استدلال کافی ترقی کر چکا تھا۔ لیکن جوں جوں یہ چیزیں مذہبی ضبط سے باہر ہوتی گئیں۔ علمائے دین نہ صرف ان سے بدظن بلکہ ان کے دشمن ہوتے گئے۔ مزید براں چونکہ مسلم مورخین ایسے غیر استدلالی اور تخیلی عناصر سے نجات حاصل کرنے میں جو شروع سے اسلامی تاریخ کے ماخذوں اور مواد میں موجود تھے۔ اور ان دینیاتی اثرات پر قابو پانے میں جو مذہبی علوم سے پیدا ہوئے تھے۔ کبھی بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکے تھے۔ اس لئے ذہنی زوال شروع ہونے پر انہوں نے کسی احتجاج کے بغیر قدامت پسند علماء کی غلامی قبول کرلی۔ اور اسلامی تاریخ کو واقعات کی سچی تصویر بنانے کی بجائے اخلاقی تعلیمات اور اعتقادی مباحثات کی کتابیں بنا دیا۔

عجیب تضاد

مذہبی جذبات اور دینی اعتقادات کی محکومی قبول کرلینے کے بعد اسلامی تاریخ میں زمانہ سائنس سے پہلے کی وقائع نگاری کی خصوصیات پیدا ہو گئیں۔ یعنی ڈرامائی انداز بیان و شخصیات اور واقعات کے متعلق قطعی فیصلے مواد کا اپنے منشاء کے مطابق انتخاب اور ایسی تمام تفاصیل کو چھوڑ جانا جو اس تصویر سے مطابقت نہ رکھتی ہوں، جسے پیش کرنا مقصود ہو۔ آخری چیز زمانہ قبل از سائنس کی بجائے زمانہ جدید سے تعلق رکھتی ہے۔ افسوسناک بات یہ ہوئی۔ کہ تاریخ کو اس طرح پیش کرنے کو قدیم دینیات کے مباحثات کی طرح مذہبی رنگ دے دیا گیا۔ اور اس کو شبہ کی نظر سے دیکھنا بے دینی قرار پایا۔

تاریخ کو اس طرح زبردستی قدیم اعتقادات کی پشت پناہ بنا کر علماء نے وہ آخری دروازہ بھی بند کر دیا۔ جو اسلامی فکر میں لچک کے عنصر کو قائم رکھ سکتا اور اس کے اصولوں کو بے جان ہونے سے بچا سکتا تھا۔ علماء کا

گورنر جنرل کو دستوریہ توڑنے اور نئی دستوریہ قائم کرنے کا مکمل اختیار ہے

فیڈرل کورٹ میں حکومت کے وکیل مسٹر ڈپلاک کے دلائل

لاہور ۱۰ مارچ۔ فیڈرل کورٹ کے روبرو سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر کردہ اپیل کی سماعت کے دوران میں اپیل کنندگان کے وکیل سر کینتھ ڈپلاک نے قانون آزادی ہند کی مختلف دفعات کی تصدیق کی۔ آپ نے کہا۔ کہ دفعہ ۵ کے تحت گورنر جنرل کو دستوریہ توڑنے اور نئی دستوریہ کے قیام کا اہتمام کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ مسٹر ڈپلاک نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ بین الاقوامی قانون کے تحت برطانوی دولت مشترکہ کے رکن ممالک کی حیثیت ہر لحاظ سے خودمختار ممالک کی سی ہے۔ اگر برطانیہ کسی ملک کے خلاف اعلان جنگ کرے۔ تو دولت مشترکہ کے رکن ممالک کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ برطانیہ کی تائید میں اعلان جنگ کریں۔ آپ نے کہا کہ قانون آزادی ہند کے تحت ڈومینین کی قانون ساز اسمبلی کو یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ دفعہ ۵ میں ترمیم کرکے گورنر جنرل کو تمام اختیارات یا بعض اختیارات سے محروم کردے۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل دستوریہ کو توڑنے اور نئی دستوریہ قائم کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ کیونکہ دفعہ ۵ کے تحت وہ ہر لحاظ سے بادشاہ کے نمائندہ ہیں۔

مسٹر ڈپلاک نے قانون آزادی ہند کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہا۔ کہ دفعہ ۶ کے ماتحت دفعات ۱ اور ۵ کے تحت پاکستان کی دستوریہ کو کسی دوسری ڈومینین کے قانون ساز ادارہ سے زیادہ اختیارات حاصل ہیں۔ آپ نے کہا کہ برطانوی غیر تحریری عام قانون کے تحت بادشاہ قانون سازی کے کام میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ جب تک پاکستان ڈومینین کے درجہ تک قائم ہے۔ اس وقت تک اس ملک میں بھی اسی اصول پر عملدرآمد ہونا ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ دفعہ ۶ اور دفعہ ۳ کے ماتحت دستوریہ کے تمام قوانین کے لئے گورنر جنرل کی منظوری ضروری ہے۔ مسٹر ڈپلاک نے اس سلسلہ میں متعدد حوالے پیش کئے۔ آپ نے قانون آزادی ہند کی دفعہ ۸ اور ۹ پر بحث کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت ہندوستان کے گورنر جنرل کو جو اختیارات حاصل تھے۔ پاکستان کے گورنر جنرل ان سے زیادہ اختیارات کے حامل ہیں۔ مسٹر ڈپلاک نے قانون کی ۱۹ دفعات تک بحث کی تھی: کہ بحث ملتوی کر دی گئی۔

پنجاب میں ہر سال ایک لاکھ تیس ہزار سے زیادہ اشخاص ملیریا سے ہلاک ہوتے ہیں

لاہور ۱۰ مارچ۔ پنجاب اسمبلی کے وقفہ سوالات میں حکومت کی طرف سے یہ معلومات مہیا کی گئیں۔

(۱) پنجاب میں ہر سال ایک لاکھ تیس ہزار سے زیادہ اشخاص ملیریا سے ہلاک ہوتے ہیں۔ حکومت ملیریا کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کر رہی ہے۔ (۲) لاہور میں تانگوں کی تعداد تین ہزار دو سو ستائیس ہے۔ تقسیم سے قبل یہ تعداد تین ہزار نو سو اکسٹھ تھی۔ (۳) حکومت نے پیپلز کالونی لائل پور میں ۲۵۸ مکانات تعمیر کئے۔ جنہیں مہاجرین کو فروخت کیا گیا۔ چھ الاٹیوں نے قواعد کے خلاف مکانات کرایہ پر دے دیئے۔ چنانچہ ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ پیپلز کالونی لائل پور میں ۲۷۲ پلاٹ الاٹ کئے گئے۔ (۴) صوبہ میں زمینوں سے بے دخلیوں کے سلسلہ میں مزارعین کے خلاف اٹھارہ ہزار نو سو مقدمات زیر سماعت ہیں۔ جو مزارعین بے دخل کئے گئے ہیں۔ انہیں فالتو متروکہ اور سرکاری زمین دی جائیگی۔ (۵) کسی ایسے افسر کو ۱۹۵۱ء میں ترقی نہیں دی گئی۔ جس کے خلاف محکمہ انسداد رشوت ستانی نے مقدمات رجسٹر کئے ہوں۔ (۶) صوبہ میں گزیٹڈ افسروں کی تعداد تین ہزار تین سو چھیالیس ہے۔ ایک ہزار سے زیادہ تنخواہ پانیوالے افسروں کے ماہوار سفر الاؤنس کی اوسط ایک ہزار نو سو اڑتالیس روپے ہے۔ ایک ہزار سے کم تنخواہ پانے والے گزیٹڈ افسروں کا ماہوار الاؤنس ایک ہزار چار سو بیالیس روپے کے لگ بھگ ہوتا ہے۔

دہلی اور کراچی کے درمیان ہوائی سروس

کراچی ۱۰ مارچ۔ کراچی اور دہلی کے درمیان ایک نئی سروس کا آغاز اس ماہ کی ۱۵ تاریخ کو کر دیا جائے گا۔ نئی سروس کے طیارے منگل جمعہ اور ہفتہ کے دن روانہ ہوا کریں گے۔ کراچی اور دہلی کا درمیانی راستہ چار گھنٹہ اور دس منٹ میں طے ہوا کرے گا۔

یہ عجیب تضاد تھا۔ کہ ایک طرف تو وہ تاریخ کو اتنی تقدیس دیتے تھے کہ اسے خدائی ارادے کا خارجی مظہر قرار دیتے تھے۔ لیکن دوسری طرف حقائق کو اپنے ذہنوں کی تخلیق سے جدا نہیں دیکھ سکتے تھے وہ یہ بات نہیں سمجھتے تھے۔ کہ اگر خدا تاریخ میں جلوہ گر ہے۔ تو پھر تاریخی واقعات کو توڑ موڑ کر بیان کرنا یا انہیں اپنی کسی ذہنی تصویر کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کرنا گناہ عظیم ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا خدائی ارادے کے حقیقی مقصد کو لوگوں سے پنہاں کرنے کی کوشش کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ مسٹر گب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قرون وسطی بلکہ زمانہ حال کے عیسائی پادریوں کا طرز عمل بھی قریب قریب یہی رہا ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ جب جدید تعلیم یافتہ مسلمان بار بار یہ دعوی کرتے ہیں۔ کہ اسلام کی روح نے تمام اصناف علوم میں صداقت کی بے خوف ترجمانی کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ تو پھر خواہ مخواہ ان سے پوچھنے کو جی چاہتا ہے۔ کہ اسلام کے بعد کی صدیوں میں تاریخی تحقیق کا گلا گھونٹنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ اس سلسلہ میں ابن خلدون کا نام لیا جا سکتا ہے۔ بے شک اسلام کی بعد کی صدیوں میں وہ ایک منفرد شخصیت ہے۔ لیکن تاریخ کے متعلق اس کے خالصتاً علمی اور تخلیقی انداز کا اسلامی حلقوں پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں ہوا۔ نہ اس کا کوئی پیشرو ہے، نہ جانشین مندرجہ صدر بیان کا ماحصل یہ ہے۔ کہ قدیم اسلام کو جدید فکر سے مطابقت دینے کا طریق جدید سائنس کے مبادیات سے مفاہمت نہیں بلکہ اصل علاج یہ ہے۔ کہ تاریخی انداز فکر پیدا کرکے اسلامی فکر میں نئی اقدار قائم کی جائیں۔ صرف تاریخی انداز نگاہ ہی اسلامی فکر میں وہ لچک پیدا کر سکتا ہے۔ جس کی اسے اس وقت اشد ضرورت ہے۔

(یہ مضمون پروفیسر ایچ۔ اے آر گب کی کتاب "اسلام کے جدید رجحانات" سے ماخوذ ہے) (نوائے وقت ۵ مارچ ۱۹۵۵ء)

مشرقی بنگال میں تیل نکالنے کا جائزہ

ڈھاکہ ۱۰ مارچ۔ سلہٹ سے چودہ میل دور ہری پور کے مقام پر پاکستان پٹرول کمپنی نے کھدوائی کا کام شروع کر دیا ہے۔ کھدوائی سے پہلے زمین کا جائزہ لیا گیا۔ اس سے پہلے بھی کچھ علاقوں میں ایسے تجربات کئے گئے تھے۔۔ لیکن وہ اقتصادی طور پر زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوا۔ اس کے بعد کومیلا کے پاس بھی تیل کا جائزہ لیا جائے گا۔ ایسا کام شروع کرنے سے پہلے زمین اور چٹانوں کے ڈیکشش کا جائزہ بھی لیا جا رہا ہے۔

مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلیاں توڑ دی جائیں گی

کراچی ۱۰ مارچ۔ مرکزی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے۔۔ کہ مغربی پاکستان کے سب صوبوں کو ایک یونٹ میں مدغم کرنے کے سلسلہ میں اگلا قدم کیا ہو۔ اور یہ قدم کب اٹھایا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگلے قدم کے سلسلہ میں مرکزی حکومت مغربی پاکستان کے سب صوبوں میں موجودہ اسمبلیوں کو توڑ کر دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کی تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک یونٹ کے منصوبہ کو عملی شکل دینے کے پروگرام میں یہ ابتدائی اقدام ہوگا۔ ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ اگر مرکزی حکومت نے بالآخر دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کی تجویز منظور کر لی۔ تو یہ قدم فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے بعد اٹھایا جائے گا۔ یا مرکزی حکومت فیڈرل کورٹ کے فیصلے سے پہلے ہی سندھ۔ پنجاب اور صوبہ سرحد میں دفعہ ۹۲ الف نافذ کر دے گی۔ امید ہے۔ مرکزی حکومت عنقریب کسی نتیجہ پر پہنچ جائیگی۔

پاکستانی عوام نے قومی زندگی کے ہر میدان میں ترقی کی ہے

کراچی ۱۰ مارچ۔ شاہ حسین اول کو پشاور کے دورے پر روانہ ہونے سے قبل کراچی میونسپل کارپوریشن نے ان کو کراچی کے حقوق شہریت پیش کئے۔ شہری حقوق انہیں ایک سنہری کنجی کی صورت میں پیش کئے گئے۔ جو چاندی کی ایک طشتری میں رکھ کر پیش کی گئی تھی۔ وزراء سفارتی نمائندوں اور اعلیٰ سول و فوجی حکام اور میونسپل کمشنروں کے اجتماع کو بتایا۔ کہ پاکستانی عوام نے قومی زندگی کے ہر میدان میں قابل قدر ترقی کی ہے۔ اور میں اس ترقی کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری دعا ہے کہ آگے ص ۴

۴ چل کر پاکستان اور ترقی کرے۔ تقریر کرتے ہوئے شاہ حسین نے کہا۔ کہ ہم اس خوشی کے موقع پر آپ سب کے بے حد ممنون ہیں۔ کہ آپ نے ہمیں اپنے ساتھ ملنے کا موقع دیا۔ اور ہم اس موقعہ پر آپ کی عزت افزائی اور استقبال کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم نے آپ کے ملک کے متعلق بہت کچھ سنا اور پڑھا ہے۔ ہم آج خدا کے ممنون ہیں۔ کہ اس نے ہمیں یہ موقع دیا۔ کہ ہم اتنے قلیل عرصے میں پاکستان کی ترقی کو دیکھ سکیں۔ جو پاکستانی عوام نے عظیم مذہب اسلام اور عزم صمیم سے اپنی مشکلات کے دوران اپنے قابل رہنماؤں کی مدد حاصل کرکے حضرت نبی کریم کے اصولوں کے تحت آپ کی خداداد رہنمائی

گفت وشنید کا دروازہ کھلا ہے۔ مسٹر سہروردی کا اعلان

گورنر جنرل کی واپسی پر کراچی میں کابینہ کا اہم اجلاس

لاہور ۱۰ مارچ۔ لاہور میں سہ روزہ قیام کے بعد وزیر خزانہ چوہدری محمد علی وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی اور وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا گورنر جنرل کے خاص طیارہ میں اور وزیر خزانہ چوہدری محمد علی خیبر میل سے کراچی گئے۔

یہ تینوں مرکزی وزراء آئینی مسئلہ کے حل کرنے کے لئے فیڈرل کورٹ میں مسٹر چندریگر کی یقین دہانیوں کی نوعیت معلوم کرنے کے لئے لاہور آئے تھے۔ مضافاتی مستقر اور لاہور ریلوے اسٹیشن پر گورنر پنجاب کے اے ڈی سی کیپٹن اے باقی نے مرکزی وزراء کو الوداع کہی۔

سہروردی کا بیان

روانگی سے کچھ دیر پہلے مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے کہا "میں مسٹر چندریگر سے کسی بحث میں الجھنا نہیں چاہتا"۔

مسٹر سہروردی سے مسٹر چندریگر کے بیان پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ یاد رہے کہ مسٹر چندریگر نے کل رات اپنے بیان میں تمیز الدین گروپ اور حکومت کے درمیان گفت وشنید کی ناکامی کی ذمہ داری مرکزی وزراء پر عائد کی تھی۔

مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا "مسٹر چندریگر نے ارکان دستوریہ کی طرف سے غیر مبہم یقین دلایا تھا کہ وہ خود اسمبلی کو توڑ دیں گے۔ ہم نے خیال کیا کہ ہمارے ساتھ گفت وشنید کرنے کے لئے شاید مسٹر چندریگر کے پاس کوئی مختار نامہ ہے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں۔ نہیں چاہیئے کہ وہ عدالت میں جو بیان دے چکے ہیں اسے خود رد کریں۔"

آئندہ اقدام

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر قانون نے کہا جب تک معاملہ فیڈرل کورٹ میں ہے ہم کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے۔

مسٹر سہروردی نے کہا حکومت جلد از جلد ملک میں دستور ساز ادارہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور جونہی انتخابی قوانین اور شیڈول کی اجازت دی ملک میں عام انتخابات کرائے جائیں گے۔

جنرل سکندر مرزا اور مسٹر حسین شہید سہروردی کل صبح لاہور سے کراچی واپس پہنچ گئے۔ جہاں وزیر اعظم کی کوٹھی پر مرکزی کابینہ کا اجلاس صبح گیارہ سے تقریباً دو بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔

اجلاس سے قبل وزیر قانون مسٹر سہروردی نے کہا "حکومت گفت وشنید شروع کرنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ یہ معقول ضمانت حاصل ہو سکے کہ دوسرا فریق کسی سمجھوتہ پر عمل درآمد کر سکتا ہے۔ کسی سمجھوتہ کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ دونوں فریق اپنے وعدوں کے احترام کی ضمانت دیں۔ ویسے گفت وشنید کیلئے دروازہ کھلا ہے"۔

(۲) جمہوریت اپنے شکوک وشبہات کو ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے پانچ ... حاصل کی ہیں اور کمیونسٹوں نے ۱۵

آئینی تعطل سے ملک کی سالمیت کو خطرہ ہو تو گورنر جنرل دستوریہ توڑ سکتے ہیں

لاہور ۱۰ مارچ۔ کل فیڈرل کورٹ کے روبرو سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر کردہ اپیل کی سماعت کے دوران میں برطانوی وکیل مسٹر کیتھ ڈپلاک نے اپیل کنندگان کی طرف سے بحث کرتے ہوئے کہا کہ اگر آئینی تعطل پیدا ہونے کے باعث ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو تو گورنر جنرل عام غیر تحریری قانون کے اصول "عوام کا تحفظ سب سے بڑا قانون ہے" کے تحت دستوریہ توڑنے کے مجاز ہیں۔ آپ نے کہا اس کے علاوہ قانون آزادی ہند کے تحت گورنر جنرل کو ہنگامی حالات میں موثر اقدام کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔

زمینداروں کو معاوضہ دینے کی آخری تاریخ

۱۵ ستمبر تک بڑھا دی گئی

لاہور ۱۰ مارچ۔ پنجاب کے وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے اعلان کیا ہے کہ قانون مزارعت مجریہ ۱۹۵۲ء کے تحت مزارعین زمین پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے اب ۱۵ ستمبر ۵۵ء تک جاگیرداروں کو معاوضہ کی رقوم دے سکیں گے یاد رہے کہ قانون مزارعت ۱۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو نافذ ہوا تھا۔ اس کے ماتحت زمینوں پر قبضہ حاصل کرنے کی غرض سے مزارعین کو معاوضہ کی ادائیگی کے لئے دو سال کی مہلت دی گئی تھی مسٹر قزلباش نے بتایا ہے کہ بعض مزارعین نے معاوضے ادا کر دیئے ہیں۔ لیکن ان کے وفد نے مجھ سے دو سال کی اصل میعاد میں مزید توسیع کیلئے درخواست کی ہے۔ چنانچہ یہ میعاد اب بڑھائی جا رہی ہے۔

مالگذاری میں اضافہ کا مسودہ قانون منظور کر لیا گیا

لاہور ۱۰ مارچ۔ کل پنجاب اسمبلی میں "پنجاب ڈویلپمنٹ سیس بل" منظور ہو گیا۔ حزب مخالف کے مطالبہ پر رائے شماری ہوئی۔ لیکن اسمبلی نے اس مسودہ قانون کو منظوری دیدی۔ اس مسودہ قانون کے تحت میں اقتصادی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے ۲ آنے فی روپیہ کے حساب سے ۵۵-۱۹۵۴ء کی فصل خریف پر محصول عاید کر دیا گیا ہے۔ ملک فیروز خان نون آج نئے مالی سال کے لئے بجٹ پیش کریں گے۔

متحدہ کانگرس پارٹی کو ۹۶ کی اکثریت

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ کل صبح آندھرا کے عام انتخابات کے آخری نتائج کا بھی اعلان ہو گیا اور مجموعی طور پر متحدہ کانگرس پارٹی کو اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ۹۶ نشستوں کی اکثریت حاصل ہو گئی۔ متحدہ کانگرس پارٹی نے کل ۱۴۶ نشستیں حاصل کی ہیں۔ ان میں سے ۱۱۹ کانگرس نے جیتی ہیں۔ ۲۲ کرشک لوک پارٹی ...

احیائے موتی کا نمونہ (بقیہ صفحہ ۳)

لینے سے عاجز ہو چکا تھا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی۔ کہ پل پل اور گھڑی گھڑی کی خبریں منگوائی جانے لگیں۔ اور ایک کی بجائے دو تین آدمی میری خبر گیری کے واسطے مقرر کئے گئے۔ اور نہ صرف یہی کہ نبض شناس ہی میری بیماری اور مرض کی شدت اور میری حالت سے میرے انجام کو قریب تر محسوس کرنے لگے۔ بلکہ اس بات کا عام چرچا ہو گیا۔ اور اپنوں اور پرایوں کے کان کسی خبر کی انتظار میں رہنے لگے۔

ان حالات میں میرا صحت پا جانا یقیناً یقیناً "موت کے منہ بلکہ قبر سے واپس آ جانا تھا۔ جو خدا کے خاص فضل اور دست قدرت کے بغیر (نہیں) ہو سکتا تھا۔ اور اس فضل اور خدا کی خاص قدرت کو جذب کرنے والی صرف اور صرف میرے محسن اور خدا کے برگزیدہ نبی کی توجہات کریمانہ اور دم مسیحائی تھا۔ ورنہ سچ یہی ہے کہ

میں مر چکا تھا اور رونے والے مجھ پر رو بھی چکے تھے۔

کون کہتا ہے کہ میرا جی اٹھنا مردوں کے جی اٹھنے سے کم تھا۔ یہ تو میری آپ بیتی ہے۔ اور میرے یقین وایمان بلکہ علم وعرفان میں ازدیاد بلکہ مضبوطی اور ترقی کا موجب ہوئی۔ اور ابھی مجھے میرے جیسے اور بیسیوں نہیں سینکڑوں نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی زندگی سے مایوس انسانوں کے واقعات اور نئی زندگی کی صداقت پر بصیرت نصیب ہوئی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نہ صرف خود زندہ ہو گیا۔ بلکہ خدا کے اس رسول کی طفیل مجھے ایک زندہ ایمان بھی میسر آ گیا۔ جو رسمی اور اکمی ایمان واسلام سے ہر لحاظ سے ممتاز تھا۔ خانزادہ عبدالرحیم خان صاحب خالد آف مالیر کوٹلہ جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ اور میاں عبدالکریم صاحب حیدرآبادی دکنی جاننے والے خوب جانتے ہیں کہ حضرت مولانا شیر علی صاحب بی۔ اے کی زندگی اور حیات طیبہ بھی بالکل نئی اور مسیحائے زمان مہدی دوراں کے انفاس قدسیہ معجز نما توجہات اور دم مسیحائی ہی کی رہین منت ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی صفت کن کو جوش میں لانے اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے دست دعا پھیلا کے) جن حالات میں سے گزرے اور جس طرح ڈاکٹران کی زندگی سے ناامید ہو گئے۔ ان سے کم نہیں تھا میرا معاملہ۔ اور سچ یہ ہے کہ میرا وجود بھی اور لاکھوں معجزات وکرامات اور خارق عادت واقعات کی طرح خدا کے برگزیدہ نبی کی صداقت کا ایک چلتا پھرتا نشان ہے۔

خدا کے برگزیدہ اور پیارے مسیح کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلے وہ پورے ہو کر رہے۔ مرض گھٹتا گیا۔ اور صحت بڑھتی گئی۔ آج کچھ اور کل کچھ روز افزوں طاقت آنے لگی۔ اور میں خود بخود چارپائی سے اترنے اور چڑھنے کے قابل ہو گیا۔ سیدنا حضرت اقدس کے حضور روزانہ رپورٹ عرض کی جاتی رہی۔ اور حضور پُر نور نے فرمایا کہ مولوی صاحب کا علاج جاری رکھو۔ احتیاط اور پرہیز لازمی ہے۔ ورنہ مرض کے عود کر آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ وہ کوٹھڑی جس میں میں رہتا تھا۔ ایک طرف کو تھی لہذا میں ایک روز خود ہی گرتا پڑتا مطب میں پہنچا تاکہ زبانی ساری کیفیت عرض کر کے نسخہ میں تغیر کرا سکوں۔ نیز ایک خیال جو ایک دو روز سے بڑے زور کے ساتھ میرے دل ودماغ پر مستولی تھا۔ عرض کر کے مفید روایت پا سکوں وہ خیال یہ تھا۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔

وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا انفسھم الآیۃ۔ اس آیت کے مفہوم کے مدنظر جہاں میں ان دنوں رہتا ہوں۔ مجھے خوف لاحق ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ بات میرے منہ سے نکلی سن کر پیار سے ہاتھ بڑھایا۔ اور میری پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے مجھے اس جگہ کو چھوڑ کر اپنے مکان کے ایک حصہ میں چلے آنے کو فرمایا۔ اور ساتھ ہی کہا۔ کہ وہ جگہ بھی چھٹ جائے گی۔ اور مجھے عیادت کا بھی موقعہ ملتا رہے گا۔ واقعی یہ نکتہ معرفت اور مقام توقف ہے۔ چنانچہ میں اسی روز یا دوسرے تیسرے دن حضرت مولوی صاحب کے مکان میں آ گیا۔ جہاں مجھے زیادہ آرام کے ساتھ علاج کی بھی زیادہ سہولت میسر آ گئی۔ کیونکہ حضرت مولوی صاحب قریباً روزانہ ہی مجھے دیکھ لیا کرتے اور مناسب ہدایات دے دیا کرتے تھے۔

افریشیائی کانفرنس میں ترکیہ کی شرکت

انقرہ ۱۰ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ اپریل میں انڈونیشیا کے مقام بانڈونگ میں افریقی اور ایشیائی ملکوں کی جو مجوزہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ ترکیہ نے اس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔

کلکتہ ۱۰ مارچ۔ ہولی کے موقع پر یہاں پانچ سو سے زائد افراد گرفتار کئے گئے۔ انہوں نے پولیس کی ممانعت کے باوجود راہگیروں پر رنگ پھینکا۔